تفسیر الدر المنثور اور موضوعی روایات :ایک تحقیقی جائزہ

Tafseer Al-Durr Al-Manthur and Fake Narrations: An Analysis

* اظہار خان

** محمد عمران شمس

Abstract:

Jalal-al-Din Al-Suyuti is famus scholar who has compiled a full fledge and long tafsir known as Al-Durr Al-Ma'thur fi al-tafsir Al-Ma'thur. This work is a masterpiece and is of the unique nature, but unfortunalety he has quoted some fabricated narrations in his Tafseer.

This article deals with below points:

1. *Introductions of Jalal-al-Din al Suyuti*
2. *Defination of fabricated Narration*
3. *Introduction of Al-Durr Al-Ma'thur fi al-Tafsir Al-Ma'thur*
4. *Technical analysis of fabricated narrations*
5. *Outputs of the research based article.*
6. *The aim of the article is to protect the great narrations of Prophet (SAW) not to devalue the great work of Imam al-Suyutti.*

نبی کریم ﷺ پر افتراء کرنا اور جھوٹی حدیث بیان کرنا بدترین گناہ ہے، اس لئے جھوٹی روایت بیان کرنے والوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

من حدث عنی بحدیث یری أنه کذب فهو أحد الکاذبین[۱]

"جس نے میری طرف نسبت کرکے جھوٹی حدیث بیان کی تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ہے"۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اس قسم کے لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

من کذب علی فلیتبوا مقعده من النار[۲] "جس نے مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے"

امام ابن الصلاحؒ[۳] فرماتے ہیں: "ولا یحل روایته لأحد علم حاله فی أی معنی کان الا مقرونا ببیان وضعه"[۴]

---

* اسسٹنٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

** پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

روایات نقل کرکے سند سمیت ذکر کردی گئیں ،لیکن میں نے دیکھا کہ بہت سارے اذہان ہمیشہ اس کے حصول سے قاصر ہیں تومیں نے متنِ حدیث پر اکتفاء کیا۔طویل اسناد کوترک کردیا اور اس طویل تفسیر کا خلاصہ لکھا جس میں معتبر کتابوں اور مصادر اصلیہ پر اعتماد کرتے ہوئے یہ کتاب تالیف کی اور اس کا نام "الدر المنثور فی التفسیر الماثور" رکھ دیا۔

ڈاکٹر صبحی صالح نے علامہ السیوطیؒ کی کاوش کو یوں بیان کیا ہے: وتبعال هذا المن هج الف السيوطى (۹۱۱ھ) كتابه القيم "الدر المنثور فى التفسير الماثور "وقد اعتمد فيه كما ينمّ عن عنوانه علىٰ الاخبار الصحيحة الماثوره التى تجعله اقرب الىٰ الفكرة الإسلامية منه الىٰ الشروح الإنسانية[۱۰]

علامہ السیوطیؒ علل الحدیث کے ایک ماہر عالم اور علم حدیث کے اصول سے بخوبی آگاہ ہونے کے باوجود ان کی شہرہ آفاق تفسیر الدر المنثور فی التفسیر الماثور میں بعض موضوعی روایات کا پایا جانا ایک امر حقیقی ہے، ان موضوعی روایات کی تحقیق انتہائی اہم ہے۔ذیل میں اس سلسلے میں کی گئ کوشش کوایک تحقیقی مقالے کی صورت میں پیش کیا جارہاہے۔

اس تحقیقی مضمون میں الدر المنثور فی التفسیر الماثور میں مذکور چند موضوعی روایات کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

اس تحقیقی جائزہ سے مقالہ نگار کی غرض نبی کریم ﷺ کے اقوال کی حفاظت ہے نہ کہ علامہ السیوطیؒ جیسے عظیم شخصیت کی ہتک۔

(۱)　وأخرج الحكيم الترمذي [۱۱] من طريق القاسم بن محمد عن أسماء بنت أبي بكر عن أم رومان والدة عائشة قالت : رآني أبو بكر الصديق رضي الله عنه أتميل في صلاتي فزجرني زجرة كدت أنصرف من صلاتي قال : سمعت رسول الله – صلى الله عليه وسلم – يقول اذا قام أحدكم في الصلاة فليسكن أطرافه لا يتميل اليهود فان سكون الاطراف في الصلاة من تمام الصلاة[۱۲]

ابو نعیم اصبھانی[۱۳] نے مذکورہ حدیث کی پوری سندیوں ذکر کی ہے:

حدثنا عبدالله بن محمد جعفر ،حدثنا على بن جعفر بن سعيد ،حدثنا الهيثم بن خالد محمد بن المبارک الصورى،حدثنا يحيىٰ ،عن الحكم بن عبد الله عن القاسم بن محمد ،عن اسماء بنت ابى بكر عن أُم رومان قالت:۔۔۔۔۔ الخ [۱۴]

امام مردویہؒ اور خطیب بغدادیؒ نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباسؓ نے سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں زمین کی طرف پانچ دریا نازل کئے ہیں۔ سیحون یہ ہند کا دریا ہے، جیحون یہ بلخ کا دریا ہے۔۔۔۔۔الخ

مذکورہ حدیث کو علماء فن نے موضوع قرار دیا ہے۔

قال ابن عدیؒ[30] : رواہ مسلمة عن مقاتل وھو غیر محفوظ بل منکر المتن.

رواہ مسلمة عن مقاتل وھو غیر محفوظ بل منکر المتن[31]

"ابن عدیؒ نے اس حدیث پر تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے: مسلمہ نے اس کو مقاتل سے نقل کیا ہے جو غیر محفوظ ہے بلکہ منکر المتن ہے۔"

شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے[32]۔

اس حدیث کی سند میں مسلمة بن علی ایک راوی ہے جو علماء جرح وتعدیل کے ہاں ثقہ نہیں ہے۔

ابن طاہر المقدسی[33] نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے: فیه مسلمة بن علی لیس بشی۔[34]

امام ابن حبانؒ[35] نے مسلمة بن علی کے بارے میں لکھا ہے: "امام الدارمیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معینؒ سے مسلمة بن علیؒ کے بارے میں پوچھا؟ آپ نے جواب دیا: "لیس بشی ء"[36]

امام بخاریؒ اور ابوزرعةؒ نے منکر الحدیث قرار دیا ہے[37]۔

امام ابوحاتمؒ نے ضعیف الحدیث اور منکر الحدیث قرار دیا ہے[38]۔

امام نسائی اور امام دارقطنیؒ نے متروک الحدیث قرار دیا ہے[39]۔

امام حاکمؒ نے لکھا ہے کہ وہ اوزاعی اور زبیدی سے مناکیر اور موضوعات نقل کرتا تھا[40]۔

نتائج تحقیق:

تفسیر الدر المنثور فی تفسیر بالماثور میں موضوعی روایات کا پایا جانا ایک امر حقیقی ہے۔ مذکورہ چند موضوعی روایات کی طرح اس میں دوسری موضوعی روایات اس تفسیر کا حصہ بن چکی ہیں۔ اس پوری تفسیر میں موضوعی روایات کی نشاندہی ایک امر ضروری ہے۔

[17] علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ بن عبد اللہ الشافعی، المعروف بابن عساکر (۴۹۹ھ) آپ دمشق میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے علم کے حصول کے لئے اسفار بعیدہ اختیار کئے تھے۔ تاریخ دمشق آپ کی مشہور تالیف ہے۔[ذہبی، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، (۱۹۹۰ء) ۲۰: ۱۳۸]

[18] تاریخ دمشق، ۵۹: ۲۹

[19] احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان، ابو عبد الرحمٰن نسائی، آپ قاضی اور حافظ حدیث تھے۔ خراسان کے نسائی نامی گاؤں میں پیدا ہوئے تھے۔ مصر میں رہائش اختیار کی۔ وہاں سے رملہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ بیت المقدس میں دفن ہوئے۔[تذکرۃ الحفاظ، ۲: ۶۲۸]

[20] امام نسائی، الضعفاء والمتروکین، دار القلم، بیروت (۱۹۸۵ء) ص ۷۹، ترجمہ ۱۲۲

[21] احمد بن محمد، شیبانی (۱۶۲ھ) آپ کا تعلق مرو سے تھا۔ آپ ائمہ اربعہ میں سے ہیں۔ فقہ اور حدیث کے ماہر اور علم کی راہ میں تکالیف اُٹھانے والے مشہور امام گزرے ہیں۔[خطیب، تاریخ بغداد، دار الکتب العربیۃ، بیروت (بدون تاریخ) ۴: ۴۱۳]

[22] ابن حجر عسقلانی، لسان المیزان، دار الفکر، بیروت، (بدون تاریخ)، ۱: ۳۴۳

[23] محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ، بخاری (۱۹۴۔۲۵۶ھ) آپ علم حدیث کے مشہور امام اور صحیح بخاری کے مؤلف ہیں۔ آپ نے لگ بھگ ایک ہزار اساتذہ سے کسب فیض کیا تھا۔ خرتنگ میں وفات پا گئے تھے۔[تذکرۃ الحفاظ، ۲: ۵۵۵]

[24] محمد بن اسماعیل، التاریخ الکبیر، دار الباز، مکہ المکرمہ، (بدون تاریخ)، ۲:۳۴۵

[25] شیخ محمد ناصر الدین الالبانی (۱۹۱۴۔۱۹۹۹ء) آپ البانیہ کے دار الحکومت اشقودرہ میں پیدا ہوئے تھے۔ حلب اور دمشق میں علوم حاصل کئے۔ دور حاضر کے مشہور محقق ہیں۔[نور الدین طالب، مقالات الالبانی، دار اطلس ریاض (۲۰۰۱ء)، ص ۱۷]

[26] السلسلۃ الضعیفۃ، ۶:۱۹۲ رقم (۲۶۹۱)

[27] احمد بن موسیٰ بن مردویہ (۳۲۳۔۴۱۰ء)، ابو بکر، الاصبھانی، صاحب التفسیر والتاریخ [تذکرۃ الحفاظ، ۳: ۱۰۵۰ رقم (۹۶۵)]

[28] احمد بن علی، ابو بکر، خطیب بغدادی، ہنیقاء بستی میں پیدا ہوئے تھے۔ جو اعمال النھر کے مضافات میں سے ہے۔[الصفدی، الوافی فی الوافیات، دار الکتب السلطنیۃ، (بدون تاریخ)، ۱:۹۴۲]